Lesson 9: Al-A'araaf (Ayaat 169- 187):Day 36 سُوۡرَۃُالۡاَعۡرَاف کی تفسیر

آج کا سبق بہت اُداس کر دینے والا ہے۔ دِل پر بہت بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔ بعض آیات پڑھنی پڑھانی آسان نہیں ہیں۔ یہ دین کا راستہ آسان نہیں ہے۔ انسان کو پہاڑ جیسا مضبوط کردار بنانا پڑتا ہے۔ یہ کلام سمجھنا اور سمجھانا بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ قران پاک میں اللہ سبحان وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبیؐ ہم آپؐ پر قولاً ثقیلا نازل کرنے والے ہیں۔

ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری بات کا (بوجھ) ڈالنے والے ہیں (۵) سورۃ المزمل

یہاں ایک بہت اہم واقعہ بیان ہو رہا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہم اپنے لئے عمل کے نقطے دیکھیں گے۔

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِىۡۤ اٰتَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾

اور انہیں اس شخص کا حال سنا دے جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا پھر اس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا﴿۱۷۵﴾

نَبَاَ : خبر کے لئے آیا۔ اہم خبر۔ یہ کس کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے۔ یہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بلم تھا۔ یہ ایک حقیقی واقعہ تھا۔ لیکن حقیقی کردار کو الگ کر کے آپ یہ دیکھیں کہ جب انسان کو علم مل جاتا ہے اور وہ پھر دین کی پابندیاں توڑ کر نکلتا ہے تو گمراہ ہو جاتا ہے۔

روایت ہے کہ جس کا واقعہ ان آیتوں میں بیان ہو رہا ہے اس کا نام "بلعم بن باعوراء" ہے۔ یہ بھی کہ کہا گیا ہے کہ اس کا نام "صیفی بن راہب" تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بلقاء کا ایک شخص تھا جو اسم اعظم جانتا تھا اور جبارین کے ساتھ بیت المقدس میں رہا کرتا تھا۔

اللہ نے اس کو کتاب کو علم دیا۔اُس نے کتاب کا تھوڑا ہی علم حاصل کیا تھا کہ اس کی پابندیاں برداشت نہ کر سکا۔

فَانْسَلَخَ: س ل خ۔ سانپ کی طرح کھال بدلنا۔یعنی اُس کے اوپر علم کا ظاہری لبادہ تھا۔

انسان پر اُس کے ماحول کا بہت اثر ہوتا ہے۔نیک اور صالح لوگوں کی صحبت انسان کو اللہ سے جوڑے رکھتی ہے۔صحابہ کرامؓ اللہ کے نبیؐ کی صحبت میں رہنا پسند کرتے تھے۔ابوہریرہؓ اور دوسرے صحابہ کو معلوم تھا کہ جونہی علم کی محفل سے دُور ہوئے تو شیطان اُچک نہ لے۔

جب ہم اللہ کی کتاب پڑھتے پڑھاتے ہیں۔دین کا علم سیکھتے ہیں۔تو ہم پر اللہ کی رحمت رہتی ہے۔

لیکن جونہی غلط صحبت میں گئے توفَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ۔

شیطان کا حملہ یہی ہے کہ وہ آگے پیچھے سے حملہ کرتا ہے۔شیطان کا کسی بندے پر زور نہیں چلتا یہاں تک کہ وہ انسان اللہ کی نافرمانی کرے۔جونہی انسان گناہ کرتا ہے یا گناہ والی جگہ پر جاتا ہے توفَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ۔یعنی شیطان تو موقع کی تلاش میں رہتا ہے۔جیسے ہی انسان غافل ہوُا۔توفَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ اور فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ بھٹک گیا۔

سورۃ الحجر میں آتا ہے کہ جب انسان اللہ کی نافرمانی کی طرف جاتا ہے تو شیطان اُس پر غلبہ پالیتا ہے۔

آگے اُس شخص کے ساتھ کیا ہوُا کہ وہ صبر نہ کر سکا۔وہ دُنیا کی شان چاہتا تھا۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَٰهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُۥٓ أَخْلَدَ إِلَى ٱلْأَرْضِ وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ ۚ فَمَثَلُهُۥ كَمَثَلِ ٱلْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا ۚ فَٱقْصُصِ ٱلْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آیتوں کی برکت سے اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن وہ دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اس کا تو ایسا حال ہے جیسے کتا اس پر تو سختی کرے تو بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو بھی ہانپے یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو یہ حالات بیان کر دے شاید کہ وہ فکر کریں ﴿١٧٦﴾

علم کی برکتوں سے اُس کا مرتبہ بلند ہو ہی جاتا تھا۔ کئی لوگ اپنی تعریفیں سُننے کے لئے علم کا راستہ چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ صبر نہیں کر پاتے۔

کہ دانہ خاک میں مل کر گُل و گلزار ہوتا ہے۔

اَنا پرست انسان اللہ کا حکم نہیں ماننا چاہتا۔ نفس کا پجاری فخر غرور میں مبتلا ہوتا ہے۔۔

اَخْلَدَ: مادہ پرست ہو گیا۔ اطمینان سے جھک جانا۔

اللہ کی آیات اُس کو اوپر کی طرف لے کر جا رہی تھیں۔ لیکن یہ نفس کے تقاضوں کے سامنے جھک گیا۔ ہماری روح ہمیں اوپر لے کر جانا چاہتی ہے۔ لیکن جسم کیونکہ مٹی سے بنا ہے اس لئے یہ زمین کی طرف جاتا ہے۔ پیٹ اور جسم کے تقاضے پورے کرنے میں لگا رہتا ہے۔

کتاب آہستہ آہستہ اپنے آپ پر اَثر انداز ہوتی ہے۔ پھر دِل میں گھر کر جاتی ہے۔ پھر جیسے راؤنڈ اباؤٹ پر انسان گھوم کر نیا راستہ یعنی ہدایت کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

روح اور جسم کی چپقلش ہوتی رہتی ہے۔ ہمارے اندر یہ جنگ جاری رہتی ہے۔ جو انسان صبر شُکر سے اللہ کی آیات سے جُڑا رہے گا وہ انشاء اللہ کامیاب ہو جائے گا۔ مادہ زندگی کی کشش انسان کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔

1. آیات سے دُور ہؤا۔
2. دُنیا کی طرف مائل ہؤا۔
3. خواہشوں کی پیروی کرنے لگا۔
4. آیات کو جھٹلا کر ذلیل و خوار ہو گیا۔

اللّٰھم لا تجعلنا منھم۔ انسان خواہش کی پیروی کرتے ہوئے جنّت سے نکلا اور آج شیطان انسان کو خواہشوں کی پیروی کروا کر جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔

فرمان ہے کہ اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ خالی ہے تو ہانپتا ہے اور دھتکارا جائے تو ہانپتا رہتا ہے۔ دیکھ لو کہ کفار کی کیسی بُری مثالیں ہیں کہ کتوں کی طرح صرف نگلنے اگلنے اور شہوت زنی میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس جو بھی علم و ہدایت کو چھوڑ کر خواہش نفس کے پورا کرنے میں لگ جائے، وہ بھی کتے جیسا ہی ہے۔

سورۃ جمعہ آیت 5: ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات اٹھوائی گئی پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا گدھے کی سی مثال ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے ان لوگوں کی بہت بری مثال ہے جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ﴿۵﴾

خواہش پرست کی زبان لٹکتی رہتی ہے۔ رال ٹپکتی رہتی ہے۔

اپنی زبان میں اپنی کوئی خواہش لکھیں اور پھر اپنا محاسبہ کریں کہ میرا رویہ کیسا ہے؟

ہم نفس پر قابو پانا سیکھ لیتے ہیں تو کامیاب ہونگے ورنہ جتنے مرضی کورس کر لیں۔ جتنی مرضی کتابیں پڑھ لیں ہدایت کیسے ملے گی؟

کیا یہاں کتے کی بے عزّتی ہوئی ہے؟ نہیں کتے کو کتا کہا گیا۔ بے عزتی تو انسان کی ہوئی ہے کہ اُسے جانور کی طرح فرمایا گیا۔

آپ نے کئی لوگوں کی کہانیاں سُنی ہوں گی کہ کیسے کچھ لوگوں نے کتوں کو انسانوں سے بھی زیادہ عزت دی ہوئی ہے۔ پالتو جانور کے طور پر تو رکھتے ہی ہیں۔ کسی نے اپنی جائیداد کتے کے نام کر دی اور کیسے ایک شخص نے اپنی کتیا سے شادی کر لی۔

Oprah Winfrey dog show ایک شو ہوُا تھا کہ اپنے اپنے کتے ساتھ لے کر آئیں جس کی شکل اپنی کتے سے زیادہ ملتی ہو گی اُس کو انعام ملے گا۔

پھر ایک جاپانی پرائم منسٹر کی تصویر شائع ہوئی کہ جس کتے کی شکل اِس سے ملتی ہو گی اُس کو انعام ملے گا۔

کئی تہذیبیں نے تو کتے کو بہت عزت دی ہے۔ کچھ تو سمجھتے ہیں کہ دیوتا کی طرح ہے۔

کتے کی فطرت میں وفاداری ہے لیکن لالچ بہت ہے۔ اس کی طرف لکڑی بھی پھینکو تو ایک دفعہ منہ میں ضرور ڈالتا ہے۔

کتا اپنے منہ میں ہڈی رکھ کر دوسری ہڈی کے لالچ میں رہتا ہے۔ کتے کی فطرت میں ہے کہ کھالیا اور جنسی خواہش پوری کر لی۔ زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

کتا ایک ناپاک جانور ہے۔ اس کے اندر جراثیم بہت ہیں۔ کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو سات دفعہ دھونا پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان کتے جیسی حرکتیں کرے۔ اللہ انسان میں قناعت اور شکر گزاری کے جذبات دیکھنا چاہتا ہے۔

انسان کو صرف اِس دنیا کے لئے نہیں جینا۔ آخرت کی تیاری کریں۔

کتے کے اندر حرص ہوتی ہے۔ چلتے پھرتے زمین سونگھتا رہتا ہے۔ کتے کی عادت ہے کہ وہ سارا کچھ خود ہی کھانا چاہتا ہے۔

جو رَبّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور جس نے اپنے نفس کو روک لیا وہی کامیاب ہو گیا۔

مجھے کیسے پتا چلے کہ میں آیات سے دُور ہو گئی ہوں؟ جب ہم اللہ کی بتائی ہوئی پابندیاں توڑ کر اپنی مرضی کرتے ہیں تو یہی کتاب اور دین سے دُوری ہے۔ ایسا شخص اللہ اور کتاب کو تو مانتا ہے لیکن احکام اور شریعت پر عمل نہیں کرنا چاہتا۔

جب بندے کی کتاب سے دُوری کا سفر شروع ہوتا ہے۔ اُس کی زندگی کی کوئی آزمائش ہو رہی ہوتی ہے۔ حالات میں غیر معمولی تبدیلی آ رہی ہوتی ہے۔ روٹین تھوڑی سے بدل جاتی ہے۔ انسان کو سمجھ نہیں آتی۔ وہ سوچتا ہے کہ میں سبیل الرُّشد پر ہوں لیکن وہ سبیل الغیٔ پر چڑھ گیا ہوتا ہے۔

پھر وہ کہتا ہے کہ میں صرف راستہ بدل رہا ہوں۔ میں راستہ چھوڑ نہیں رہا۔

میں اپنی روٹین خود بناؤں گا۔ میں اپنی مرضی کی سپیڈ سے جاؤں گا۔

پھر انسان قرآن و سنّت سے ہدایت نہیں لیتا۔نہ ہی دین دار ساتھیوں سے مشورہ کرتا ہے۔(وہ اپنے اُستاد سے مشورہ نہیں کرتا)۔

سَآءَ مَثَلَاً الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کی بری مثال ہے اور وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے﴿۱۷۷﴾ جسے اللہ تعالٰی ہدایت دے وہی راہ پاتا ہے اور جسے گمراہ کر دے پس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۱۷۸﴾

پھر اللہ فرماتا ہے کہ گنہگار لوگ اللہ کا کچھ بگاڑتے نہیں، یہ تو اپنا ہی خسارہ کرتے ہیں۔۔ اللہ کی اطاعت اور ہدایت سے ہٹ کر خواہش کی غلامی، دنیا کی چاہت میں پڑ کر اپنے دونوں جہان خراب کرتے ہیں۔